نمبر ۱۱۷ | موٗرخہ ۲ر اپریل سنہ ۱۹۳۳ء یوم یکشنبہ | مطابق ۶ر ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۰۔مارچ بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک پیٹ اور گلے کے درد کی شکائت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ واپس تشریف لے آئے ہیں ؛۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ کے بھائی چودھری نور محمد صاحب کا نکاح ۲۸ر مارچ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زینب بی بی بنت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور سے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عداوت کی توجہ بھی مفید ہوتی ہے

(فرمودہ ۲ر اپریل ۱۹۰۳ء)

محبت اور عقیدت کی توجہ تو ایک جُدا امر ہے۔ مگر عداوت کی توجہ بھی بے فائدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ مفید ہوتی ہے۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکہ کے زمانہ میں آپ کے مقابل میں محبت اور عقیدت کی توجہ تو نہایت ہی کم۔ بلکہ کچھ بھی نہ تھی۔ مگر عداوت کی توجہ کامل طور سے تھی۔ اور آخر یہی عداوت کی توجہ آپ کی عام لوگوں اور عرب کے کناروں میں شہرت پہنچانے کا باعث ہو گئی۔ ورنہ آپ کے پاس اس وقت اور کیا ذریعہ تھا۔ جو اپنی دعوت کو اس طرح شائع کرتے آپ کے واسطے اس وقت تبلیغ کا پہنچانا نہایت مشکل تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے یہ کام کیا کہ دشمنوں ہی کے ہاتھوں سے ایسا کرا دیا۔ اب موجودہ زمانہ میں ہمارے دشمن بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت کی فوری حالت ایسی

ہوتی ہے۔ کہ ہماری جماعت کو ان لوگوں کی کارروائیوں سے رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ مگر ان کی کارروائیوں کا انجام ہمارے مفید مطلب اور بخیر ہوتا ہے۔ اصل میں ان لوگوں کی گالیاں تو ایسی ہیں جیسے عورتیں شادی کے موقعہ پر لڑکے والوں کو دیتی ہیں۔ ان سے اس وقت کون ناراض ہوتا ہے۔ یہی حال ان مخالفوں کی گالیوں کا ہے۔ یہ گالیاں ہمارے مفید مطلب ہیں۔ یہ ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور سعید اور شریف ان کی گالیوں ہی سے اندازہ کر ... حق کس کے پاس ہے اسی طرح ... ہی نکل کر آ ...

تبلیغی رپورٹیں

امریکہ میں تبلیغ اسلام

جنوری ۱۹۳۳ء میں بائیس اصحاب داخل اسلام ہوئے

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ اسلام اپنے ۹ فروری کے خط میں جو حال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ لکھتے ہیں :۔

ماہ جنوری کے دوران میں ۲۲۔ اصحاب داخل اسلام ہوئے۔ جن میں ۲۱ کالے۔ اور ایک گورا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ صوفی صاحب موصوف کو خدا تعالےٰ بیش از پیش کامیابی عطا فرمائے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے کھل گیا ہے۔ اور نئی جماعت بندی کی جا رہی ہے۔ اس لئے طلباء کو ٹھیک وقت پر حاضر ہو جانا چاہیئے جو احباب اپنے بچے عزیز یا رشتہ دار کو مدرسہ میں داخل کرانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ بھی براہ کرم اپریل ۱۹۳۳ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بھجوا دیں۔ تا کہ پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ باہر سے بدیر آنے والے اکثر طلباء بالعموم کمزور رہتے ہیں۔ اور جماعت کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

لجنات اماء اللہ کے متعلق اعلان

عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل لجنات اماء اللہ کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رجسٹر کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ ان لجنات اماء اللہ کو بجٹ اور ایجنڈا بھجوا دیا گیا ہے حسب فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ رجسٹرڈ لجنات کو چاہیئے۔ کہ ایجنڈا اور بجٹ کے متعلق اپنی آراء مجھے ۱۴۔ اپریل تک پہونچا دیں۔ تا بروقت اجلاس مشاورت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی جا سکیں :۔ ۱۔ دہلی۔ ۲۔ گوجرانوالہ۔ ۳۔ سیالکوٹ۔ ۴۔ پٹیالہ شہر۔ ۵۔ بھاگل پور۔ ۶۔ امرتسر۔ ۷۔ لاہور :۔

خاکسار۔ یوسف علی۔ پرائیویٹ سکرٹری

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

مجھے افسوس سے اس امر کا اعلان کرنا پڑا ہے۔ کہ اس وقت تک دفتر ہذا میں صرف ۸۸۔ جماعتوں کی طرف سے نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کی اطلاع پہونچی ہے۔ حالانکہ اس وقت رجسٹرڈ احمدیہ جماعتوں کی تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے ۵۰۰ کے قریب ہے اس اعلان کے ذریعہ تاکید مزید کی جاتی ہے۔ کہ باقی جماعتیں نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر میں اطلاع دیں۔ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے بہت جلد ان کی طرف سے اطلاع آنی ضروری ہے۔ اس اعلان میں میری مخاطب خصوصیت سے مندرجہ ذیل علاقوں کی جماعتیں ہیں۔ جن کی طرف سے انتخاب نمائندگان کے متعلق ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں پہونچی۔ حالانکہ اس امر کے متعلق ۱۰۔ جنوری سے اعلان کیا جا رہا ہے :۔

ریاست حیدرآباد دکن۔ سندھ۔ بنگال۔ بہار اڑیسہ۔ بمبئی۔ میسور۔ مدراس مالابار۔ پشاور۔ مردان۔ ہزارہ۔ بعض جماعت ہائے صوبہ یو۔ پی :۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں دوسرا امر جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ جو صاحب داڑھی نہ رکھتے ہوں۔ وہ مجلس شوریٰ کے نمائندے نہیں ہو سکتے اس لئے انتخاب کے وقت اس بات کو مدنظر رکھ لیا جائے۔ تا بروقت مشاورت دقت نہ ہو :۔

خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سکرٹری

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

صریح وگوڑہ میں تبلیغ

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگوی نے ۱۹ فروری کو صریح وگوڑہ میں اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ سامعین میں ہندو و سکھ بھی تھے۔ بالخصوص سکھوں نے آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ اور آئندہ بھی سننے کی خواہش کی :۔

پاکھر پورہ میں لیکچر

محمد رمضان صاحب پاکھر پورہ ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں۔ کہ ۲۸۔ فروری کو ایک پادری نے چیلنج مناظرہ دیا۔ لیکن بعد میں حیلے بہانے کر کے ٹال گیا۔ میں نے تردید ابنیت مسیح پر تقریر شروع کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں انجیل سے آیات پیش کیں۔ پادری مذکور نے بھی میری تردید کرنی چاہی۔ مگر ناکام رہا۔ ایک معزز عیسائی نے اس کے موقعہ پر اس کی شکست کا اعلان کیا :۔

خورم گجر میں تبادلہ خیالات

...ر۔ ایاز صاحب سکرٹری تبلیغ راولپنڈی سے ...ی کہ موضع خورم گجر میں وہاں کے ...س کا ...عداد کثیر

شامل ہوئے۔ امیر جماعت راولپنڈی نے مولوی کفایت حسین صاحب شیعی کے سوالات کا نہایت معقول طور پر رد کیا۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور آئندہ نیک نتائج کی امید ہے۔

نور محل میں مناظرہ

نور محل سے عبدالعزیز صاحب متعلم جماعت دہم لکھتے ہیں :۔ ۲۔ لغایت ۴۔ مارچ آریوں سے مناظرہ طے پایا تھا۔ اور گرد کے انصار اللہ بتعداد کثیر شامل ہوئے۔ آریوں کی طرف سے سوامی اور دانند اور ہماری طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب مناظر تھے پنڈت صاحب کے ذمہ وید کو الہامی ثابت کرنا تھا۔ مگر وہ اصل موضوع سے ہٹ کر تمسخر کرنے لگے۔ اور خواہ مخواہ کے اعتراضات کرنے لگے۔ مہاشہ صاحب نے پہلے تو انہیں اس طرف متوجہ کیا۔ لیکن جب باز نہ آئے۔ تو ویدوں سے الزامی جواب دیئے۔ اس پر آریوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اور لگے چیخنے چلانے۔ اور چونکہ اپنی شکست صاف نظر آ رہی تھی۔ اس لئے اسی آڑ میں میدان سے فرار اختیار کر گئے۔ آخری روز غیر احمدیوں نے ہمارے علماء کے لیکچر کرائے۔ اور احمدیوں کے طرز بیان۔ اور استدلال کی بہت ہی تعریف کی :۔

پاک پٹن میں آریوں سے مناظرہ

چودھری غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۴۔ مارچ کو پاک پٹن میں احمدیوں اور آریوں کے مابین مناظرہ ہوا۔ آریوں کے مناظر پنڈت چرنجی لال پریم۔ اور احمدیوں کی طرف سے میں خود تھا۔ مناظرہ سجادہ نشین صاحب کے مکان پر ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ پنڈت صاحب کو ماننا پڑا۔ کہ لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی وقت پر پوری ہوئی۔ لیکن اس پر بعض۔ اور اعتراضات انہیں تھے۔ جن کے تسلی بخش جواب خاکسار نے دیئے۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا :۔

سرائیل میں غیر احمدیوں سے مناظرہ

میر سکندر علی صاحب سرائیل (بنگال) سے لکھتے ہیں۔ کہ مولوی سید سعید احمد صاحب نے ایک غیر احمدی مولوی سے ۱۲ مارچ کو اس جگہ صداقت مسیح موعود پر ایک کامیاب مناظرہ کیا۔ سید صاحب موصوف کے سوالات کا جواب اس سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور آخر گالی گلوچ پر اتر آیا مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا ہے :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

ظفر علی کی طرف سے مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ استرداد برار کی مخالفت

ریاست حیدرآباد کے خلاف "زمیندار" کا معاندانہ پروپیگنڈا

ظفر علی کی غداریاں

مولوی ظفر علی کی محسن کشی اور مسلم آزاری کی امثلہ اس کی ناپاک اور پُر از مکر و فریب زندگی میں اس کثرت سے ملتی ہیں۔ کہ کسی صاحب بصیرت اور صاحب دماغ انسان کے لئے اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کے بے شمار احسانات کے باوجود اس نے ہر موقعہ پر اس زود فراموش اور غدار نے قوم کے ساتھ جو غداریاں کی ہیں۔ ان کی تفصیلی داستان کے لئے ایک ضخیم کتاب کی کئی جلدیں بھی شائد کفایت نہ کر سکیں۔ مختصر یہ کہ جب کبھی موقعہ آیا مولوی ظفر علی صاحب نے ہمیشہ مسلمانوں کو ایسے رستہ پر لگانے کی کوشش کی۔ جو تباہی و بربادی کے عمیق غار میں گرا دے۔ اس کے مدنظر ہمیشہ یہ چیز رہتی ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ اپنے آقایانِ ولی النعمت کی خوشنودی حاصل کر کے اپنے تنور شکم اور اپنے خاندان کے لئے عیاشیوں کا سامان فراہم کرے ۔

حضور نظام کے احسانات

حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی ذات ہمایونی اور آپ کی مملکت سے مسلمانانِ ہند کو جو عقیدت اور وابستگی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ حضور نظام کی رعایا پروری اور غربا نوازی کی مثالیں اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ کہ مسلمان ان کی ذات پر فخر کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ اور نہ صرف مسلمانان ہند۔ بلکہ دوسرے ممالک کے لوگ بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان اور آپ کے سچے بہی خواہ و ہمدرد ہیں۔ اور ہمیشہ دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود ظفر علی اور اس کے خاندان پر سلطنت آصفیہ اور اس کے فرمانرواکے احسانات نہایت گراں بایہ ہیں۔

ریاست حیدرآباد کے خلاف ظفر علی کا بغض و عناد

لیکن اس کے مقابل میں یہ بدطینت شخص اگرچہ مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور انہیں اپنے مکر و فریب کے ہمرنگ زمین دام میں پھنسائے رکھنے کے لئے اپنی مسلمہ منافقت اور دورخی سے کام لیتے ہوئے بظاہر تعریفی پہلو بھی اختیار کئے رکھتا ہے۔ خاص کر اس موقعہ پر جبکہ کسی نہ کسی رنگ میں اسے اپنے کاسہ گدائی میں کچھ نہ کچھ پڑنے کی امید ہو۔ اور ایسے موقعہ پر تو مولوی ظفر علی کی یہ ظاہر کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ گویا اس سے بڑھ کر نظام عالی جاہ کا کوئی بہی خواہ اور خیر اندیش نہیں لیکن جب اس کی یہ امید ناامیدی سے بدل جائے۔ تو وہ اپنی فطرتی کمینگی سے مجبور ہو کر خطرناک ترین دشمن کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اس وقت اس کے [illegible] و جگر کے وہ زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ جو حیدرآباد سے ذلت کے ساتھ نکالے جانے اور پھر پنشن کی معقول رقم بند ہو جانے کی وجہ سے ان شرارتوں کی پاداش میں اسے لگے ہوئے ہیں۔

انتہائی درجہ کی منافقت

ریاست حیدرآباد کے متعلق مسئلہ استرداد برار اس وقت مسلمانان ہند کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور مسلمان کہلا کر کسی کے لئے اس کی کھلم کھلا مخالفت کرنا [illegible] ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے مولوی ظفر علی بھی کبھی کبھی اس مطالبہ کی تائید کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ۱۲ر فروری کے زمیندار میں "استرداد برار" کے عنوان سے اس نے ایک نظم شائع کی جس میں حکومت برطانیہ کے ساتھ حضور نظام کے عمدہ تعلقات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھا

"یکایک ہز مجسٹی بن گئے نیپال کے راجہ
اور اس پر پھبتیاں بھی دی گئیں انکو وظیفوں میں
نظام اپنا فقط حق مانگتے ہیں حق نوازوں سے
جزا احسان کی احسان ہوتی ہے شریفوں میں
برار اب بھی نہ واپس ہو۔ تو ہم سمجھیں تو کیا سمجھیں
یہ نکتہ آپ کو ہم نے سوجھایا ہے لطیفوں میں"

پھر اسی پرچہ میں "جارج پنجم سے ایک سوال" کے عنوان سے لکھا:۔

تم ہز امپیریل مجسٹی ہو ۔ ہز مجسٹی نہ کیوں ہوں آصفجاہ

حتےٰ کہ ۱۰ر فروری کے پرچہ میں "استرداد برار اور سر سیموئل ہور" کے عنوان سے ایک مضمون بھی لکھا۔ ۱۲ر فروری کے پرچہ میں اپنی کسی خانہ ساز برار لیگ کی قرارداد میں شائع کرتے ہوئے "استرداد برار" کے متعلق اپنی "بیش بہا خدمات" کا بھی ڈھنڈورا پیٹا۔

حیدرآباد کا سب سے بڑا دشمن

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ شخص دولت آصفیہ کا بدترین دشمن اور اس کے خلاف جذبات کینہ توزی اور منتقمانہ خیالات سے بھرا ہوا دل اپنے پہلو میں رکھتا ہے۔ اور اگر کسی وقت تائیدی پہلو اختیار کرتا ہے۔ تو محض جمہور مسلمانوں کے خوف سے یا کسی "لقمہ" کی توقع سے۔ چنانچہ مسئلہ برار کے متعلق اس کے خیالات ایسے فاسقانہ اور [illegible] کہ شائد کسی بڑے سے بڑے ہندو مہاسبھائی کے بھی نہ ہوں گے۔

ہندوؤں کو حیدرآباد پر یورش کرنے کی تحریک

اخبار بین حضرات اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ جن دنوں ریاست کشمیر کے مسلمان ابتدائی انسانی حقوق کے لئے مصروف تگ و دو تھے۔ اور ہندوؤں کے جذبات اسلامی ریاستوں کے متعلق سخت منتقمانہ صورت اختیار کئے ہوئے تھے۔ مولوی ظفر علی صاحب نے ان کی آتش بغض و عناد کو بھڑکانے کے لئے ایک نہایت خطرناک شرارت کی تھی۔ اور بالواسطہ طور پر انہیں حیدرآباد پر یورش کرنے کی تحریک کی تھی۔ چنانچہ لکھا تھا:۔

"اسلام کے رُو سے انسان آزاد ہے۔ اور از بسکہ حیوان ناطق ہے۔ [illegible] ہر جو طاقت آزادی کا یہ فطری جوہر اس سے چھین لینا چاہے۔ اس کا مٹا دینا یا اس کوشش میں خود مٹ جانا انسان کا اولین فرض ہے۔ .... (حیدرآباد دکن میں) کوئی جلسہ عام نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک اس کے لئے پہلے سے سرکاری اجازت نہ حاصل کر لی جائے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ اجازت کھری کھری باتیں کہنے والوں کو نہیں مل سکتی۔ کوئی اخبار رائے عامہ کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکتا۔ الا اس صورت میں کہ سچی بات کہنے کے ساتھ ہی اس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ حیدرآباد دکن کا امن اگر لوگوں

کی زبان بندی پر موقوف ہے۔ تو اس امن کو صرف چند روز کا مہمان سمجھئے۔ ہندو کی زبان تو انگریز سے بند نہیں ہو سکتی۔ وہ بولیگا اور ضرور بولے گا۔ دکن کی خاک سے عنقریب وہ نوجوان اٹھینگے۔ اور وہ عثمانیہ یونیورسٹی کے ارشد تلامذہ ہونگے۔ جو قلمرو آصفیہ کے گوشہ گوشہ تک حریت کا پیغام پہونچائیں گے۔ اور ان تالوں کو جو آج زبانوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اپنے مجاہدانہ ایثار سے کھول دیں گے۔" (زمیندار یکم دسمبر ۱۹۳۱ء)

خطرناک فتنہ کا انسداد

ہم نے اس فتنہ انگیزی کے خلاف پُر زور آواز بلند کی اور اس کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ مسلم جرائد نے ہمارے خیالات کو اپنے کالموں میں جگہ دے کر تائید کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بزدل اور منافق طبع انسان کو اس سے آگے بڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور اس طرح اس فتنہ انگیزی کا جو خطرناک نتائج کا موجب ہو سکتی تھی سلسلہ رُک گیا۔

از سر نو شرارت

مگر کچھ عرصہ تک خاموشی اختیار کرنے کے بعد پھر شرارت کا یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اور عین اس وقت جبکہ تیسری گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر وزیر ہند کی آخری تقریر اس بات کا یقین ... کہ برار کا فیصلہ حضور نظام کے حق میں ہو گا۔ اس نے "نقاد" کے پرچے میں "ریاست حیدر آباد کی اقتصادی ..." اور "مسئلہ استرداد برار" کے عنوان سے ایک شر انگیز اور مسلم آزار مضمون لکھا جس میں انجیال خود "صرف واپسی برار کے نام سے خوش ہونے والوں کو نتائج پر غور کرنے کی دعوت" دی۔

اس مضمون میں اس نے مسلمانانِ ہند کی محبوب ریاست کے خلاف اس قدر زہر اگلا ہے۔ کہ کوئی مسلمان ٹھنڈے دل کے ساتھ اسے پڑھ نہیں سکتا۔ اس میں ریاست کے نظم و نسق اور اس کی اقتصادی حالت کا تذکرہ نہایت ہی بُرے پیرایہ میں کر کے اس امر کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ کسی صورت میں بھی برار حضور نظام کو واپس نہ ملے۔ اور مسلمانانِ ہند کا یہ متفقہ مطالبہ اور دیرینہ آرزو بر نہ آئے۔ محض اس لئے کہ اس کے ہندو آقا خوش ... "لقمہ" دے سکیں۔

انتہائی بے باکی اور بے ...

ملاحظہ ہو۔ یہ شخص جو اسی صفحہ میں جس پر یہ شر انگیز مضمون درج کیا ہے۔ "میر عثمان علی خاں" کے عنوان سے آپ کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ درج کر رہا ہے۔ کس بے باکی۔ بلکہ بے حیائی سے لکھتا ہے:۔

"ریاست اندرونی طور پر کھوکھلی ہو چکی ہے۔ دُنیا کی آنکھ میں خاک جھونکی جا رہی ہے۔ کہ ہمارا مالیہ بہت زبردست ہے اور اتنی بچت ہوئی ہے۔ خزانہ پُر ہے۔ یہ دل خوش کن باتیں کتاب

نظم و نسق کے لئے ضرور باعثِ تزئین ہیں۔ لیکن حضور نظام اگر آزاد اور دیانت دار ماہرین فن کا ایک کمیشن نمائشی دہ سالہ میزانیہ کی تنقیح اور جانچ کے لئے مقرر فرمائیں۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ سلطنت کا زرِ نقد کس طرح بے رحمی کے ساتھ لٹایا گیا ہے۔ آج کسی میں تابِ لب کشائی نہیں۔ کہ حق کو بلند کرے۔ اور باطل کو دبائے۔

. . . . روپیہ تلف کر کے جب چین نہ آیا۔ اور ریلوے کی آمدنی میں خسارہ ہونے لگا۔ تو شاہی خزانہ پر مزید بار ڈالا گیا۔ اور ملک کی تجارت موٹر رانی کو اکثر مقامات پر بند۔ اور غریب تاجروں کے پیٹ پر ضرب لگا کر ریلوے بس سروس نکالی گئی۔ اور بسوں کی خریداری کا ٹھیکہ محبوب ترین اور عزیز ترین اشخاص کو دیا گیا۔ دُنیا کو بے وقوف سمجھ کر جب قرضہ کی نوبت آئی تو یہ قصہ گھڑا گیا۔ کہ لوگوں کے پاس روپیہ بیکار پڑا ہے۔ ان کو فائدہ پہونچانے کے لئے دو کروڑ روپیہ لیا جائے گا۔"

پھر لکھا ہے:۔

"اقتصادیات کے اس عالمگیر انتشار و ابتلا میں تمام عالم گھرا ہوا ہے۔ ہر جگہ تخفیف ہو رہی ہے۔ مگر حیدر آباد میں سکیم پر سکیم نافذ ہو رہی ہے۔ اور عہدیداروں کی خواہشات کی تکمیل کی جا رہی ہے۔ بیرونی دُنیا تو یہ سمجھتی ہے۔ کہ حیدر آباد کا نظم و نسق بہترین حالت میں ہے۔ حالانکہ حیدر آباد کے مالیہ کی حالت گھُن کی سی ہے۔"

حضور نظام کی ذات پر حملے

پھر کھلے طور پر حضور نظام کی ذات پر حملے کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"آج اگر حیدر آباد میں ذمہ دارانہ حکومت ہوتی۔ تو اس فرعونیت اور استبداد کا جس نے حیدر آباد کو گھیر رکھا ہے نام نشان نہ ہوتا۔ مگر روئیے تو کس کو۔ اور کہئے تو کس سے۔ پبلک میں دم نہیں۔ امراء و اعیان سلطنت بے خبر کونسل کے اراکین کی ملک اور مالک کے ساتھ دلچسپی معلوم ظاہر ہے۔ کہ اس فضا میں ملک کی حالت بہتر ہو۔ تو کیونکر ہو۔ جس ملک کا نظم و نسق تغیر و اصلاح کا محتاج ہو اور جہاں کلمۂ حق کہنا جرم تعبیر کیا جائے۔ وہ ملک دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا ہمسر کس طرح بن سکتا ہے۔ ہندوستان میں اور ریاستیں بھی ہیں۔ ان کے مدارج ترقی اور نظم و نسق کو ملاحظہ کیجئے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ ... خود مختار سلطنت بننے کی قابلیت ہے۔ وہ پستی کی گہرائیوں میں پڑا ہوا ہے۔"

انتہائی کمینگی

غور فرمائیے۔ وہ "زمیندار" اور "ظفر علی" جو اپنے آپ کو حضور نظام کے جان نثار ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ ان کے حقیقی جذبات کی کیا کیفیت ہے۔ اس طول طویل مضمون میں سے جو چند سطور اوپر نقل کی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ دُنیا جہان کی کوئی خرابی نہیں۔ جو

حیدر آباد میں نہیں بتائی گئی۔ اور کوئی ناروا الزام نہیں۔ جو اس پر نہیں لگایا گیا۔ کس دیدہ دلیری کے ساتھ یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ "ریاست اندرونی طور پر کھوکھلی ہو رہی ہے"۔ اس کا "زرِ نقد بے رحمی سے لٹایا جا رہا ہے"۔ "وہاں کی رعایا میں" "تابِ لب کشائی نہیں"۔ "ذاتی مفاد" "کے لئے" "ملک کی تجارت کو بند" اور "غریب تاجروں کے پیٹ پر ضرب" لگائی جا رہی ہے۔ حیدر آباد کو "فرعونیت اور استبداد نے گھیر رکھا ہے"۔ "ملک کا نظم و نسق تغیر و اصلاح کا محتاج ہے"۔ وہاں "کلمۂ حق کہنا جرم سے تعبیر کیا" جاتا ہے۔ "دوسری ریاستوں کے مقابلہ میں حیدر آباد پستی کی گہرائیوں میں پڑا ہوا ہے"۔ وغیرہ وغیرہ من الخرافات اور یہ سب کچھ وہ ظفر علی۔ اور اس کا اخبار "زمیندار" کر رہا ہے جس پر بار ہا ریاست نے بڑے بڑے احسان کئے۔

اہل برار کو اشتعال انگیزی

اس قدر زہر اگلنے کے بعد بھی جب اس کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا تو اہلِ برار کو نظام گورنمنٹ کے خلاف شورش بپا کرنے کی تحریک کی گئی۔ اور یہ سبق دیا گیا۔ کہ اگر حضور نظام کا مطالبہ منظور کر لیا جائے۔ تو نہ صرف وہ خود شورش کریں۔ بلکہ حیدر آباد میں بھی آگ لگا دیں۔ چنانچہ یہ بتانے کے بعد کہ برار حکومت برطانیہ کے زیرِ سایہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ اس کے "خد و خال میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو گیا ہے"۔ "برار کی فضا نسبتاً بہت آزاد ہے"۔ "وہ اس آزادی کا متمنی ہے۔ جس کے حصول کی اس وقت ہر قوم میں امنگ اور ولولہ ہے۔ برار کے لوگ اپنے حقوق کی آواز بلند کرنے اور مصائب جھیلنے کے خوگر ہو چکے ہیں۔ اور ہر اس شے کو جو ان کے حقوق سے متصادم ہو۔ پاش پاش کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آزادی ان کے دماغ اور تخیل میں سرایت کر چکی ہے"۔ لکھا ہے۔ "اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں کیا برار کی واپسی حیدر آباد کے لئے مفید ہو گی۔ اس کا ہماری رائے میں ایک ہی جواب ہے۔ یا تو تمام حکومت کو ایک ... برار اور حیدر آباد میں یکساں آئین و دستور مرتب کرنا ہو گا۔ یا برار کی خبر استبداد سے لینی پڑے گی اور یہ ناممکن ہے۔ بلکہ زیادہ امکان اس کا ہے۔ کہ حیدر آباد بھی برار کے شعلوں میں سمٹ جائے گا"۔

مسلمانوں کے لئے مارِ آستین

یہ الفاظ کسی تشریح و تبصرہ اور کسی حاشیہ آرائی کے محتاج نہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضور نظام کے منشاء کے مطابق برار کا فیصلہ نہ ہونے دینے کے لئے کس قدر زہر اگلا گیا ہے۔ اور اس مطالبہ کو نامنظور کرانے کے لئے جس میں تمام مسلمانانِ ہند کی ہمدردی حضور نظام کے ساتھ ہے کیا کیا کمینہ بہتان طرازیاں کی گئی ہیں۔ بلکہ اہلِ برار کو مشورہ دیا گیا ہے کہ حیدر آباد میں بھی آتش فساد مشتعل کر دیں۔ جو شخص ایک ولی نعمت کے متعلق اس درجہ کمینگی پر اتر سکتا ہے۔ اس کے متعلق یہ توقع رکھنا تھا۔ کہ اس کی

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حجِ بیت اللہ ہرگز منسوخ نہیں!

خلافتِ ثانیہ پر آسمانی شہادت

(۱)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات

چند دن سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جو غیر مبایعین میں سے بات کا بتنگڑ بنانے میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ اور آجکل بہتان طرازی اور افتراء پردازی کے واحد اجارہ دار بنے ہوئے ہیں۔ اخبار "پیغام صلح" میں "ظلی حج" پر خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا قادیان کے سالانہ جلسہ کو ایک قسم کا ظلی حج قرار دینا اصلی حج کو منسوخ کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ جس خطبہ جمعہ پر آپ کو اعتراض ہے۔ اس میں صاف صاف موجود ہے۔ کہ "حج کی عبادت کا حصہ تو بے شک باقی ہے۔ اور وہ رہتی دنیا تک باقی رہیگا جس طرح نماز کا فریضہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان مقررہ دنوں میں وہاں اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں"

ایسی صاف تحریر کے ہوتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر یہ الزام لگانا۔ کہ آپ کے نزدیک ظلی حج اصلی حج سے بھی بڑھ کر ہے اور قادیان کے جلسہ کو ظلی حج قرار دینا اصل حج کو منسوخ کرنے کی بنیاد رکھنا ہے۔ اور شریعت محمدیہ میں اضافہ کرنا ہے کس قدر زیادتی ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ قادیان میں تبلیغ اسلام کی تحریک کو تقویت دینے کے لئے جمع ہونا ایک حد تک ثواب حج کا موجب ہے۔ مگر اس سے اصلی حج منسوخ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ رہتی دنیا تک نماز کے فریضہ کی طرح باقی رہے گا۔

تبلیغ اسلام بھی ایک قسم کا ظلی حج ہے۔

اس امر کو کون احمدی نہیں جانتا۔ کہ تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنا ایک قسم کا ظلی حج ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کو اس پر اعتراض ہے۔ خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن میں یہ لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔ حرام باندھیگا اور حج کرے گا۔ ان احادیث سے تو یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی خدمت اسلام کو حج اور طواف قرار دیا گیا ہے۔ مگر جب یہی بات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے موہنہ سے نکلتی ہے۔ تو ان کی ذات سے انہیں جو عداوت ہے وہ اس پر اعتراض کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ اور اپنے پاس سے خلاف منشائے متکلم بات گھڑ کر اس پر اپنے اعتراض کی عمارت کھڑی کر دیتے ہیں۔ پھر اس پر تمسخرانہ استہزاء کرتے ہوئے اخبار پیغام صلح کے کالم کے کالم ہی نہیں۔ بلکہ اپنے نامۂ اعمال کو بھی سیاہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مجھے بھی اپنے مضمون میں تمسخرانہ انداز میں ظلی مولوی فاضل کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ لہٰذا مجھے بھی آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہونا چاہیئے۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں استہزاء کا جو رنگ اختیار کر رکھا ہے۔ میں وہ اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف چلکر اپنے دوستوں کا مذاق بگاڑنا نہیں چاہتا

حضرت محمود ایدہ اللہ کی شان

ڈاکٹر صاحب! خدا کے لئے ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں تو سہی۔ کہ آپ کس وجود پر اپنے اوچھے اور گندے تیروں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ کیا معلوم نہیں آپ کے مقابل وہ محمود ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لخت جگر اور بشیر ثانی ہے۔ جسکی خدا نے بشارت دیکر اسے اسلام اور مسیح موعود کی صداقت کا نشان ٹھہرایا۔ پس حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا بشارت خداوندی کے ماتحت ہونا اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ وہ مسیح موعود کے مشن کے لئے ایک بابرکت وجود ہیں اور آپ وہ پودا ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اس پودے کے متعلق خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو بشارت دی کہ اس کو کوئی آندھی اور طوفان نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ بلکہ یہ اس طرح ترقی کرے گا جیسے باغوں میں شمشاد ترقی کرتا ہے۔

اگر آپ کو یاد نہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام درثمین میں ملاحظہ فرمائیں

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ڈاکٹر صاحب جس وجود کے متعلق خدا بار بار بشارت دے رہا ہے۔ کہ یہ ہرگز برباد نہ ہو گا۔ جس کے وجود کو مسیح موعود فضل الٰہی قرار دے رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک وہ شریعت محمدیہ میں اضافہ کر کے کفریہ عقائد رکھنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق بشارات الٰہیہ

جناب ڈاکٹر صاحب! فرمایئے۔ ہم خدا کے کلام اور وعدہ کو سچا سمجھیں یا آپ کی تنقیدات کو؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں۔ ان اللہ لایبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین کہ خدا تعالےٰ انبیاء اور اولیاء کو تبھی لڑکے کی بشارت دیتا ہے جبکہ اس کا صالح ہونا مقدر ہو

ڈاکٹر صاحب! آپ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ولی تو مانتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بشارت الٰہی کے ماتحت پیدا ہوئے۔ اب خدارا آپ ہی غور فرمائیں۔ کہ اگر آپ کا خیال درست ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز شریعت محمدیہ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ تو پھر ان کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بشارت کیسے ہو سکتا ہے اس صورت میں تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ نے مسیح موعود سے تمسخر کیا۔ کہ جس لڑکے کی پیدائش سے آپ کو ڈرانا چاہیئے تھا۔ اسے بشارت قرار دیا۔ ڈاکٹر صاحب کبھی آپ نے غور فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کو اس تمسخر کی کیا سوجھی۔ کہ اپنے قانون کا پاس بھی نہ کیا۔ ہمیشہ سے تو اسکی یہ سنت ہے۔ کہ وہ نبیوں اور ولیوں کو ایسے لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دیا کرتا ہے۔ جس کا صالح ہونا اس کے علم میں مقدر ہو چکا ہے مگر اب اسے نعوذ باللہ مذاق جو سوجھا۔ تو اس نے اپنی سنت کا کوئی لحاظ نہ کیا۔ جناب ڈاکٹر صاحب میں درد بھرے دل سے آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ خدا کے ان وعدوں کی تکذیب سے بچیں۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے حق میں کئے۔ خدا نے تو صاف صاف بتایا۔ کہ یہ ہرگز برباد نہ ہوں گے۔ مگر آپ انہیں برباد شدہ سمجھتے ہیں۔ کیا آپ کو خدا تم

کے وعدوں کے متعلق کوئی بدظنی پیدا ہوگئی ہے۔ اور ان اللہ لا یخلف المیعاد پر یقین نہیں رہا۔

خلافت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ڈاکٹر صاحب آپ کو یاد ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو۔ تو میں یاد دلاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ پر حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی۔ اور بشیر اول کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے لڑکے کو بشیر ثانی قرار دیا تھا۔ اور بشارت میں یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ پھر آپ کو یہ بھی یاد ہوگا۔ کہ اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر بشیر ثانی کے متعلق فرمایا۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و خلفاء ہے۔ تاکہ ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونو شق ظہور میں آجائیں"

اس کے چند سطر بعد فرماتے ہیں۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء"

جناب ڈاکٹر صاحب دیکھئے اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاف فرما رہے ہیں۔ کہ دوسرا بشیر جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ انزال رحمت کے دوسرے طریق کی تکمیل کے لئے آئیگا۔ اور دوسرا طریق آپ نے خود بیان فرما دیا ہے کہ ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و خلفاء ہے۔ پس کیا اس تحریر سے صاف معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کم از کم اس بشیر ثانی کے لئے امام اور خلیفہ ہونا مقدر ہے۔ اور خلیفہ ہونا تکمیل رحمت ہوگی۔ نہ کہ زحمت۔ جیسا کہ آپ لوگ خلافت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسلام کے لئے زحمت سمجھتے ہیں۔ بتائیے ہم آپ کی تنقیدات اعتراضات اور بہتانات کو درست تسلیم کریں۔ یا کہ خدا کے وعدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام پر ایمان رکھیں۔ ای الفریقین احق بالامن

جناب ڈاکٹر صاحب جس کے متعلق خدا کہہ رہا ہے۔ کہ یہ ہرگز برباد نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ آپ لوگ نہ صرف اسے برباد شدہ قرار دیتے ہیں۔ بلکہ اسے جماعت احمدیہ کا برباد کنندہ تصور کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حقانیت پر دلائل

اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ وہ بشیر ثانی جس کی خلافت کا یہاں وعدہ دیا گیا۔ اور جسے انزال رحمت کی تکمیل کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔ تو اسے مندرجہ ذیل دلائل پر غور کرنا چاہیئے۔

پہلی دلیل

بشیر اول کی وفات کے بعد جو لڑکا بشارت کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ دوسرا یا ثانی کا لفظ عدد ترتیبی ہے۔ لہذا بشیر ثانی کے معنی ہوئے وہ بشیر جو بشیر اول کے بعد ہوگا۔ بشیر اول متوفی کے بعد دوسرا بشیر جو پیدا ہوا۔ وہ بجز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور کوئی نہیں

دوسری دلیل

خود واقعات شاہد ہیں۔ کہ اس دوسرے بشیر کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کا منصب بھی عطا کر دیا۔ اور آپ کے باقی بیٹوں میں سے کوئی خلیفہ نہ ہوا۔

تیسری دلیل

اگر ان دلائل سے کسی کی تسلی نہ ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی شہادت سنئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں جو آپ کی آخری تصنیفات میں سے ہے۔ فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا۔ تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ اور بار بار ان کو کہا گیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا۔ کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں

یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضل تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

مندرجہ بالا حوالہ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک سبز اشتہار کی بشارت کے مطابق پیدا ہونے والا محمود اور دوسرا بشیر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سوا اور کوئی نہیں بلکہ بشیر ثانی کو ہی آپ نے سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر انزال رحمت کے دوسرے طریق کی تکمیل کرنے والا یعنی خلیفہ اور امام قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا الٰہی وعدوں کو جھوٹا قرار دینا

ڈاکٹر صاحب اب بتائیے۔ ہم خدا کے نہ ٹلنے والے وعدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادت کو درست سمجھتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے قائل رہیں۔ یا آپ کی تنقید کو درست تسلیم کر کے محمود ایدہ اللہ اور بشیر ثانی کو شریعت اسلامیہ کے احکام کا منسوخ کرنے والا اور شریعت محمدیہ میں اضافہ کرنے والا تسلیم کریں جیسا کہ آپ نے پیغام صلح مجریہ ۲ر فروری ۱۹۳۳ء میں قرار دیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی شہادت کو درست یقین کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کی تمام تحریرات کو جو آپ نے غلطی حج پر لکھی ہیں۔ لغو اور خرافات کا پلندہ یقین کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خدا کے وعدہ کے مطابق ان تمام الزامات سے بری اور پاک یقین کرتے ہیں۔ جو آپ نے ان کی عداوت میں جل بھن کر ان پر لگائے۔

ہم خدا کے وعدوں کو کیسے فراموش کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادت کو کیونکر نظر انداز کر سکتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرستادہ مسیح موعود کی خاطر لوگوں کی گالیاں سہی ہیں۔ جائدادوں کو چھوڑا ہے۔ ماریں کھائی ہیں۔ اور سخت سے سخت اذیتیں برداشت کی ہیں۔ ایک دنیا کو اپنا دشمن اور مخالف بنا لیا ہے۔ محض اس لئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو اپنے وعدہ میں سچا پایا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعاوی میں صادق پایا۔ پس ہمارے نزدیک ڈاکٹر صاحب کی تمام لاطائل خرافات کا جواب جو آپ نے پیغام صلح کی متعدد اقساط میں شائع کرائی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اور بشارت ہے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی۔ کہ آپ کا ایک بیٹا جماعت احمدیہ کا امام ہوگا اور آپ کا خلیفہ اور جانشین ہو کر قوم کے لئے رحمت کا باعث ہوگا۔

خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان

غرض ڈاکٹر صاحب کی تمام تحریرات کا جو آپ نے غلطی حج کے متعلق لکھی ہیں۔ پہلا جواب خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت امامت اور رحمت کے متعلق ہے۔ اگر خدا وعدہ میں سچا ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہرگز غالی اور شریعت محمدیہ میں اضافہ کرنے والے نہیں۔ اور یہ سب ڈاکٹر صاحب کی بناوٹ اور بہتان سازی کا کرشمہ ہے کہ آپ کو غالی اور شریعت محمدیہ میں اضافہ کرنے والا قرار دے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی مخالفین نے اپنی طرف سے ایسے ہی اتہامات لگائے تھے۔ کہ آپ شریعت محمدیہ کو منسوخ ٹھہراتے ہیں۔ اب ڈاکٹر صاحب نے بھی غیر احمدیوں کے نقش قدم پر چلنا اختیار فرما لیا ہے اور اس امر میں کتنا بھت خلو [illegible] پورا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔ اس جامع جواب کے بعد اب اگلے نمبر میں انشاء اللہ العزیز ڈاکٹر صاحب کے دلائل لاطائل کا تفصیلی رد لکھونگا۔ وما توفیقی الا باللہ ... نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ خاکسار قاضی محمد نذیر مولوی فاضل اور ...

تحقیق الادیان

ویدوں سے دُنیا کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتی

تخلیق اشیاء کا مقصد

جو چیز اپنے ظہور کا مقصد پورا کرنے سے قاصر ہو جائے اس کے متعلق ہر صحیح الدماغ انسان کا یہی فیصلہ ہوگا۔ کہ وہ اس کے کام کی نہیں۔ مثلاً قلم تراش کا کام ہے۔ کہ قلم تراشے اور قلم کا کام ہے۔ کہ لکھے۔ جو چاقو قلم تراشنے اور قلم لکھنے سے رہ جائے۔ یا اس مقصد کو شروع میں ہی پورا نہ کرسکے۔ اسے کوئی انسان اپنے لئے کارآمد نہیں سمجھے گا۔ مادیات کی یہ اشلہ ہمیں روحانیات میں بھی اسی نکتہ کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ جو الہامی کتاب اپنے نزول سے مدعا کو پورا کرنے کے قابل نہ ہو۔ اسے ماننا لا حاصل ہے ❊

الہامی کتاب کے نزول کی غرض

اس وقت جو کتابیں الہامی مانی جاتی ہیں۔ ان میں سے ہمارا روئے سخن صرف ویدوں کی طرف ہے۔ ہر سمجھدار انسان تسلیم کریگا کہ الہامی کتاب کے نزول کی غرض یہی ہوسکتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی۔ کہ

"پیروی کرنے والے کو اپنی تعلیم اور تاثیر اور قوت اصلاح اور اپنی روحانی خاصیت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا فرمائے۔ اور پھر پاک کرنے کے بعد خدا کی شناخت کے لئے ایک کامل بصیرت عطا کرے۔ اور اس ذاتِ بے مثل کے ساتھ جو تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے محبت اور عشق کا تعلق بخشے۔ کیونکہ درحقیقت یہی محبت نجات کی جڑ ہے" (چشمۂ معرفت ص۲۹۱)

یا بطور تنزل سوامی دیانند کے الفاظ میں یہ کہ

"جسطرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کرکے ان کی بہتری چاہتے ہیں۔ اسی طرح پرماتما نے سب۔ آدمیوں پر مہربانی کرکے ویدوں کو ظاہر کیا۔ جس سے اودیا (جہالت) کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا و گیان (علم و معرفت) کے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا و سکھوں کو بڑھاتے جائیں۔" (ستیارتھ پرکاش اردو بار اول ص۲۷۱)

گویا سوامی جی کے نزدیک ویدوں کو پرماتما نے صرف اس لئے نازل کیا۔ کہ انسان جہالت اور توہمات سے نجات پاکر علم و عرفان حاصل کرسکے ❊

وید اپنی غرض پوری کرنے سے قاصر ہیں

اس اصل کی موجودگی میں۔ سب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ویدوں کے ذریعہ یہ غرض پوری ہوسکتی ہے۔ اس غرض کے پورا ہونے کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے۔ کہ وید ایسی زبان میں نازل ہوئے ہوں۔ جو آسان سہل الحصول اور دنیا میں مروج ہو۔ کیونکہ اگر وہ کسی ایسی زبان میں نہ ہوں۔ تو لوگ کیونکر ان سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ اور کس طرح "اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا گیان کے آفتاب کو" پاسکتے ہیں۔

ویدوں کی ناقابل فہم زبان

لیکن جب ہم اس پہلو پر نظر کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وید ایسی زبان میں نازل ہوئے۔ جسے نہ صرف عام لوگ سمجھنے سے قاصر تھے۔ بلکہ وہ رشی بھی نہیں جانتے تھے۔ جن پر ویدوں کا نزول بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ ویدوں کے متعلق سوامی دیانند جی لکھتے ہیں:۔

"اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار ہوتا۔ تو ایشور طرفدار ٹھہرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولیت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔ اس لئے سنسکرت ہی میں اظہار کیا۔ جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۷، دفعہ ۴۲)

گویا سوامی جی خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وید اگر کسی ملک یا قوم کی زبان میں نازل ہوتے۔ تو ان لوگوں کو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں سہولت ہوتی۔ لیکن ایسا اس لئے نہ کیا گیا۔ کہ ایشور پر طرفداری کا الزام عائد نہ ہو۔ اور اس الزام سے بچنے کے لئے ایشور نے ان لوگوں کو بھی ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی سہولت سے محروم کرکے جن کو یہ حاصل ہوسکتی تھی۔ ساری دنیا کو مشکل میں ڈال دیا۔ اور ویدوں کو ایسی زبان میں نازل کیا۔ جو کسی قوم یا ملک کی زبان نہ تھی۔ اور جسے دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ اس سے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک غیر معلوم زبان میں ویدوں کا نزول ہوا۔ تو رشیوں نے اسے کیسے سمجھا۔ یہ سوال خود سوامی جی کو کھٹکا ہے۔ اور انہوں نے اسے ستیارتھ پرکاش میں درج کرکے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ رشیوں کو پرمیشور نے جتلایا۔ (باب ۷، دفعہ ۵) اگر ایسا ہی کیا گیا۔ تو پرمیشور پر وہی طرفداری کا الزام عائد ہوتا ہے۔ جس سے بچنے کے لئے بالفاظ سوامی دیانند جی اس نے ویدوں کو ایسی زبان میں نازل کیا تھا۔ جسے کوئی نہ جانتا تھا۔ کیونکہ رشیوں کو ان کی زبان میں ویدوں کے مطالب سمجھانا بتلاتا ہے۔ کہ ایشور نے انکی زبان کی طرفداری کی۔

رشیوں کی ویدوں سے ناواقفیت

پھر کہا جاسکتا ہے۔ کہ جب ایشور نے وید کے مضمون کو تمام مطالب سے آگاہ کردیا۔ تو ان کے ذریعہ دوسروں کے لئے ویدوں کا سمجھنا آسان ہوگیا۔ مگر سوامی جی نے اس کو باطل ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "پرماتما یوگی۔ مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنے جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کرکے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی کے ذور قائم ہوئے۔ تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے" (باب ۷، دفعہ ۵)

گویا "پرمیشور نے جتلایا" کا یہ مفہوم نہیں تھا۔ کہ کاملاً ویدوں کے مطالب سے رشیوں کو آگاہ کردیا گیا۔ اور وہ دوسروں کو بتلانے کے قابل ہوگئے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو دوسرے پرماتما یوگی اور مہرشی معنے جاننے کی خواہش میں مراقبہ کی ضرورت محسوس نہ کرتے۔ ان کا سمادھی لگانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدیتہ اور انگرا بھی ویدوں کو کماحقہ نہ سمجھ سکتے تھے۔

منتروں کے ساتھ رشیوں کے اسماء

اس امر کا مزید ثبوت سوامی جی کے اس قول سے بھی ملتا ہے کہ "جس جس منتر کے معنے کا انکشاف جس جس رشی کو ہوا۔ اور پہلے ہی ہوا۔ جس سے پیشتر اس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے۔ نیز اس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آج تک اس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے۔" (باب ۷، دفعہ ۵) اس سے اور زیادہ اس بات کو تقویت ملتی ہے۔ کہ جن چار رشیوں پر ویدوں کا نزول ہوا۔ وہ ہرگز ویدوں کو کماحقہ سمجھ نہ سکے تھے۔ وجہ یہ کہ اگر وہ ہر منتر کے ارتھ سے باخبر ہوتے۔ لوگوں کو انکی تعلیم دیتے۔ تو ہر منتر پر انہی کا نام بطور یادگار کے لکھا جاتا۔ لیکن چونکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ وید ایسے مبہم اور ادراک انسانی سے بالا تھے کہ جن پر نازل ہوئے۔ وہ بھی حیران و ششدر رہ گئے۔ اور ان کی سمجھ میں بھی ان کے مطالب نہ آئے۔ اور سوامی جی کے قول کے مطابق اس میں رشیوں کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ "جیسے وادتر (ایک باجہ کا نام ہے) کو کوئی بجائے۔ یا کاٹھ کی پتلی کو نچائے۔ اسی طرح ایشور نے ان (رشیوں کو) سنت ماتر بھا (یعنے ذریعہ بنایا تھا)" (رگوید آدی بھاش بھومکا بار اول ہندی ص۲۱)

مندرجہ بالا تشریح سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید ایسی زبان میں نازل ہوئے۔ جسے نہ ویدوں کے ملہم یعنے اگنی وایو آدیتہ اور انگرا سمجھ سکے۔ اور نہ دوسرے لوگ۔ جب یہ کیفیت ہے۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ویدوں کے نزول کی غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے۔ اور کس طرح ان کے ذریعہ جہالت و توہمات دور ہوکر علم و عرفان کے دروازے کھل سکتے ہیں ❊

بہاول پور کا مقدمہ تنسیخ نکاح

مولوی جلال الدین صاحب شمس کے جواب کے متعلق جرح

اس مقدمہ میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے علماء ـ جن پر غیر احمدیوں کو بڑا ناز ہے پیش ہو کر بیان دے چکے ہیں ـ ان کے بیانات پر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جو جرح کی تھی ـ اس نے انہیں حواس باختہ کر دیا ـ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے دہلی ـ دیوبند ـ لکھنؤ وغیرہ مقامات کا دورہ کیا ـ اور مسلسل ۳½ ماہ تک مولانا شمس کے بیان پر جرح تیار کرتے رہے ـ کیونکہ مولانا کا بیان ایک رسالہ کی صورت میں "مقدمہ بہاولپور" کے نام سے ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء میں بک ڈپو قادیان نے شائع کر دیا تھا ـ جو غیر احمدی علماء کے پاس پہنچ چکا تھا ـ باوجود اس قدر تیاری کے جو جرح انہوں نے حال میں مولانا شمس کے بیان پر کی ہے اور جس عمدگی سے اسے رد کیا گیا ـ اس کا ضروری حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے ـ

غیر احمدی ـ احمدی اور غیر احمدی میں اصولی فرق ہے یا فروعی

شمس ـ بعض فروعات میں بھی ہے ـ اور ایک لحاظ سے اصولی بھی ہے ـ

غیر احمدی ـ حکیم نورالدین صاحب کو آپ کی جماعت میں کیا حیثیت حاصل ہے ـ

شمس ـ آپ خلیفہ اول تھے ـ

غیر احمدی ـ کیا کتاب نجم الہدیٰ سے آپ واقف ہیں ـ

شمس ـ ہاں واقف ہوں ـ

غیر احمدی ـ کیا یہ آپ کی مسلم ہے ـ

شمس ـ ایک شخص کی مرتبہ ہے ـ جن کا نام محمد فضل صاحب ہے

غیر احمدی ـ اس کے ٹائیٹل پیج سے یہ عبارت پڑھیں

شمس :ـ مولوی محمد فضل صاحب نے جو کشف نقل کیا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہے ـ اور اس کا نام مؤلف نے اپنے زعم میں (نجم الہدیٰ) اس کشف کے مطابق رکھا ہے ـ

غیر احمدی ـ ص ۲۳۷ نکال کر اس سوال و جواب کو پڑھ دیں

شمس :ـ خلاصہ ـ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصولی اختلاف ہے ـ

غیر احمدی ـ کیا جناب احمدی لٹریچر سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں ـ

شمس ـ جو لٹریچر اس وقت تک جماعت احمدیہ کی طرف شائع ہو چکا ہے ـ وہ سارے کا سارا اگر آپ کی مراد ہے تو میں نے سارا نہیں پڑھا ـ

غیر احمدی ـ آپ فقہ حنفیہ کے پابند ہیں یا نہیں ؟

شمس ـ فقہ حنفیہ سے اگر یہ مراد ہے کہ جو کچھ (رطب و یابس) فقہ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے ان سب باتوں کے ہم پابند ہوں ـ تو ایسا نہیں ـ لیکن قرآن مجید و احادیث کے بعد جو بات فقہ کی کتابوں میں قرآن و حدیث کے اقرب ہو اسے ہم لے لیتے ہیں ـ

غیر احمدی ـ نجم الہدیٰ ص ۱۳ کے یہ الفاظ پڑھ دیں ـ

شمس ـ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ قرآن مجید میں اور نہ سنت میں مل سکے ـ تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں ـ

غیر احمدی ـ مرتد کی تعریف کیا ہے ـ

شمس ـ جو شخص مسلمان ہو ـ اور پھر وہ اسلام سے انکار کر دے ـ

غیر احمدی ـ کل اسلام سے یا اس کے کسی عقیدہ سے

شمس ـ اس میں اختلاف ہے کہ کس کس عقیدے کے انکار سے ارتداد واقع ہوتا ہے ـ

غیر احمدی ـ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا عقیدہ ہو سکتا ہے جس کے انکار کی وجہ سے باوجود تمام عقائد رکھنے کے مرتد ہو سکے ـ

شمس ـ اگر کوئی شخص ایسے عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اس کے لئے باعث خروج از اسلام ہو ـ تو وہ مرتد ہو گا ـ

غیر احمدی ـ کیا آپ دو تین ایسے عقیدے بتلا سکتے ہیں

شمس ـ مثلاً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار یا فرشتوں کا انکار ـ

غیر احمدی ـ کیا اللہ کے نبی کی توہین کرنا بھی ان عقائد میں سے ہے ـ جن سے ارتداد واقع ہوتا ہے ـ

شمس ـ انبیاء علیہم السلام کی توہین سے انسان کافر ہو جاتا ہے ـ یعنی جو شخص جان بوجھ کر ان کی توہین کرتا ہے وہ حقیقت میں ان کا منکر ہے ـ توہین کرتے وقت وہ مسلمان نہیں ہو گا ـ بلکہ مرتد سمجھا جائیگا ـ

غیر احمدی ـ اگر کسی کے الفاظ توہین انبیاء کے موہم ہوں تو مرتد ہے یا نہیں ـ

شمس ـ اگر ایسا شخص جس کے الفاظ سے کسی کو وہم ہو کہ یہ توہین انبیاء میں داخل ہیں ـ لیکن قائل خود تصریح کرتا ہو کہ میرے الفاظ سے یہ مراد نہیں ـ تو وہ مرتد نہیں ہو گا ـ

غیر احمدی ـ توہین انبیاء کے مسئلہ میں تاویل ہو سکتی ہے ـ یا نہیں اہل سنت والجماعت کے نزدیک ـ

شمس ـ اہل سنت والجماعت کے نزدیک اس شخص کے الفاظ اگر ایسے ہوں ـ تو میرے خیال میں اسے کفر سے بچانے کے لئے تاویل قبول کی جائیگی ـ (اس موقعہ پر غیر احمدی علماء نے حوالہ طلب کیا ـ جسے بعد میں پیش کر دیا گیا)

غیر احمدی ـ آپ نے مرتد کی جو تعریف بیان کی ہے ـ وہ قرآن مجید کی ہے یا حدیث کی یا کسی مستند امام کی ـ

شمس ـ قرآن و حدیث سے جو کچھ میں سمجھتا ہوں ـ وہ یہی ہے

غیر احمدی ـ کیا آپ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں جس میں مرتد کی تعریف کی گئی ہو ـ

شمس ـ مرتد کی تعریف قرآن مجید کی آیت من یرتدد منکم عن دینہ سے نکلتی ہے کہ جو دین سے نکل جائے وہ مرتد ہوتا ہے

غیر احمدی ـ مرتد کا شریعت میں کیا حکم ہے ـ

شمس ـ مرتد اسلام کا انکار کر کے چونکہ دین سے نکل جاتا ہے اس لئے اس کے ساتھ اسلامی معاملات و خصوصیات بھی ترک کر دئے جاتے ہیں ـ

غیر احمدی ـ نکاح اسلامی معاملہ ہے یا نہیں ـ

شمس ـ ہے ـ

غیر احمدی ـ نماز اسلامی معاملہ ہے ؟

شمس ـ ہے ـ

غیر احمدی ـ بیعت اسلامی معاملہ ہے ـ

شمس ـ جس کی بیعت کرنا اسلام کی رو سے واجب ہے ـ اس کی بیعت کرنا اسلامی معاملہ ہے ـ

غیر احمدی ـ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح باقی رہیگا یا نہیں ـ

شمس ـ عام طور پر یہی فتویٰ دیا جاتا ہے ـ کہ نکاح نہیں رہیگا

غیر احمدی ـ کیا مرزا صاحب کی بیعت سے علیحدہ ہونا بھی ارتداد میں داخل ہے ؟

شمس ـ ہاں ارتداد ہے ـ

غیر احمدی ـ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنا حلال ہے یا حرام

شمس ـ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرنا جائز نہیں ـ

غیر احمدی ـ قرآن مجید کی تفسیر کے لئے کتنے علوم کی ضرورت ہے

شمس ـ قرآن کی تفسیر کے لئے ضروری ہے کہ عربی زبان جانتا ہو ـ احادیث سے واقف ہو ـ اسی طرح دوسرے علوم بھی اس کے لئے معاون ہو سکتے ہیں ـ

غیر احمدی ـ علوم دینیہ میں سے تفسیر کیلئے کن کن کی ضرورت ہے

شمس ـ احادیث کے علاوہ ـ فقہ ـ علم العقائد ـ اصول فقہ ـ اصول حدیث ـ علم المعانی ـ وغیرہ علوم معاون ہو سکتے ہیں ـ

غیر احمدی۔ یہ مطبوعہ کاپی (رسالہ مقدمہ بہاولپور) آپ نے مرتب کی ہے۔ یا جماعت نے

شمس۔ میں نے لکھی ہے۔ اور بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے اسے شائع کیا ہے۔

غیر احمدی۔ یہ عبارت ٹائیٹل پیج سے پڑھ دیں۔

شمس۔ "جو باانصاف حکام اور خداترس اہالیان ریاست بہاولپور کے غور و فکر کے لئے شائع کیا گیا"

غیر احمدی۔ اس کتاب کے آخر میں جو نوٹ ہے وہ درست ہے؟

شمس۔ ہاں درست ہے۔

جج۔ (غیر احمدی مولوی سے) آپ جرح ترتیب وار ان کے بیان پر کریں تو مجھے دیکھنے میں آسانی ہوگی۔

غیر احمدی۔ کیا مرزا صاحب کا مذہب ہے کہ ایک بات جس کی درست نہ ہو تو اس کی ساری باتیں قابل اعتبار نہیں

شمس۔ آپ کتاب دکھائیں۔ تو میں بتا دونگا۔

غیر احمدی۔ چشمہ معرفت صـ۲۲۲ میں کیا یہ عبارت ہے "ظاہر ہے کہ ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے۔ تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا"

شمس۔ ہاں موجود ہے۔

غیر احمدی۔ کسی سچے نبی کی دعوت و تبلیغ کے بعد اس پر ایمان نہ لانے والا کافر ہے یا مسلمان

شمس۔ کافر ہے۔ کیونکہ کافر کے معنی ہیں انکار کرنیوالا

غیر احمدی۔ مرزا صاحب سچے نبی ہیں یا جھوٹے

شمس۔ سچے نبی ہیں۔

غیر احمدی۔ کیا احمدی اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے کرنا جائز نہیں سمجھتے۔

شمس۔ ہاں جائز نہیں سمجھتے۔

غیر احمدی۔ کیا صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے آپ بیعت ہیں اور وہ خلیفہ ثانی ہیں۔

شمس۔ ہاں

غیر احمدی۔ کیا برکات خلافت انہی کی کتاب ہے۔

شمس۔ ہاں ان کا لیکچر ہے۔

غیر احمدی۔ صـ۷۳ سے یہ الفاظ پڑھ دیں۔

شمس۔ "کیونکہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے ..."

غیر احمدی۔ عقائد میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے یا ظنیات کا۔

شمس۔ قطعیات پر اعتبار ہوتا ہے۔

غیر احمدی۔ قطعیات فرما سکتے ہیں آپ کے نزدیک کیا ہیں

شمس۔ قرآن مجید قطعی ہے۔ اور جو اس کے موافق ہو وہ بھی قطعی ہے۔ اور اسی طرح جو شخص خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور قرآن مجید کے بیان کردہ معیار صداقت پر پورا اترتا ہے۔ اس کی وحی بھی قطعی ہوگی۔

غیر احمدی۔ سلف و خلف کا اجماع قطعی ہے یا نہیں

شمس۔ اس میں اختلاف ہوا ہے۔ مگر صحابہ کرامؓ کا اجماع قطعی ہے۔

غیر احمدی۔ علاوہ صحابہ کے سلف صالح کا اجماع قطعی ہے یا نہیں۔

شمس۔ میرے نزدیک کوئی ایسا اجماع نہیں ہوا۔

جج۔ یہ جواب آپ کا مکمل نہیں ہے صاف جواب دیں (اس موقعہ پر شمس صاحب نے وضاحت کے ساتھ سمجھایا کہ حکم کسی شے کے وجود کے بعد اس کے حالات کی بابت لگایا جا سکتا ہے۔ مگر جب وجود ہی نہیں تو حالات کے متعلق حکم کیسے لگ سکتا ہے۔ مگر جج صاحب نے اصرار کیا کہ جواب دیا جائے)

شمس۔ میرے نزدیک صحابہ کرام کے علاوہ سلف صالح کا اجماع اگر ثابت ہو تو قطعی ہوگا۔

غیر احمدی۔ کیا غیر قطعی چیز پر ایمان لانا ضروری ہے۔

شمس۔ اس پر ایمان لانا ضروری نہیں اور وہ ایمانیات میں داخل نہیں

غیر احمدی۔ احمدیوں کی کے پارٹیاں ہیں۔

شمس۔ حضرت مرزا صاحب کو ماننے والے دو فریق ہیں

غیر احمدی۔ ظہیر الدین اروپی کی کوئی پارٹی ہے؟

شمس۔ اس کی کوئی پارٹی نہیں۔

غیر احمدی۔ وہ دو پارٹیاں کن ناموں سے موسوم ہیں۔

شمس۔ مبائعین و غیر مبائعین

غیر احمدی۔ دونوں کے امیر کون ہیں۔

شمس۔ مبائعین کے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ اور دوسری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب

غیر احمدی۔ آپکے اور ان کے درمیان کیا کیا اختلافات ہیں (اس پر ہماری طرف سے کہا گیا کہ یہ سوال غیر متعلق ہے اس لئے غیر احمدی مولوی نے اسے بدل کر اس طرح سوال کیا) غیر مبائعین مرزا صاحب کو کیا سمجھتے ہیں۔

شمس۔ نبی یعنی مجدد و محدث

غیر احمدی۔ مرزا محمود احمد صاحب کی کتاب حقیقۃ النبوۃ آپ کے نزدیک معتبر ہے۔

شمس۔ ہاں

غیر احمدی۔ اگر کوئی احمدی آپ کی جماعت سے ان کو نبی غیر تشریعی نہ مانے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

شمس۔ اگر وہ کسی معنی میں بھی آپ کو نبی نہیں مانتا۔ اور آپ کی نبوۃ سے انکار کرتا ہے تو وہ جماعت سے خارج ہوگا۔

غیر احمدی۔ جو شرائط بیعت کے خلاف کرے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

شمس۔ اگر وہ اعتقاد کے خلاف کرتا ہے اور انکار کرتا ہے تو وہ جماعت اور نظام سے خارج ہوگا۔

غیر احمدی۔ ایک شخص تمام ضروریات کو مانتا ہے اور عمل کرتا ہے مگر مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ اور ان کی نبوت کا منکر ہے اور ان کی تعلیم سے منحرف۔ وہ مسلمان ہے یا کافر

شمس۔ وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ کفر کے معنی انکار ہیں۔ اور جو شخص آپ کو دعوے میں جھوٹا سمجھتا ہے وہ آپ کو مفتری قرار دیکر آپ پر کفر کا فتویٰ دیتا ہے اس لئے آپ کی تکفیر کر کے خود کافر بنتا ہے ورنہ صادق مانے۔

غیر احمدی۔ "رؤیا الانبیاء وحیٌ" صحیح ہے؟

شمس۔ حدیثوں میں آیا ہے۔

غیر احمدی۔ مرزا صاحب کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے یا بند۔

شمس۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہوئی۔ تو آئیگا۔

غیر احمدی۔ احمد نور کابلی۔ عبد اللطیف گناچوری۔ رجل یسعی دین احمد جیپا دٹنی کے متعلق کیا حکم ہے۔ کیا وہ نبی ہیں۔

شمس۔ وہ نبی نہیں ہیں۔

غیر احمدی۔ اربعین میں ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کا کیا ترجمہ ہے۔

شمس۔ اس کا حوالہ دیکھئے؟ (اس موقعہ پر غیر احمدی علماء حوالہ نہ پیش کر سکے)

غیر احمدی۔ مرزا صاحب کو کافر دجال کذاب کہنے والا کیا مسلمان اسلام سے مرتد ہوا یا نہیں۔

شمس۔ وہ کافر ہے۔

غیر احمدی۔ جبکہ مدعیہ مرزا صاحب کو ان صفات سے متصف مانتی ہے وہ مرتد ہے یا نہیں

شمس۔ وہ کافرہ ہوگی۔

غیر احمدی۔ کافرہ ہو نیکے بعد اس کا پہلے کا نکاح فسخ ہوگا یا نہیں۔

شمس۔ نہیں کیونکہ وہ اہل کتاب ہے۔

غیر احمدی۔ جبکہ مدعیہ کسی اظہار سے قبل ان عقائد کو مانتی تھی اس وقت وہ مسلمان تھی یا نہیں۔

شمس۔ وہ مسلمان نہیں ہوگی کیونکہ انکار کے سوا اس کا اقرار ثابت نہیں اس لئے وہ کافرہ ہے۔ **غیر احمدی**۔ احمدی میاں

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل پنجاب

نہایت ہی افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ ڈاکخانہ پلندری (علاقہ پونچھ کشمیر) میں دسمبر ۱۹۱۵ء یعنی ڈاکخانہ پلندری کے یوم اجراء سے آج تک کوئی مسلمان پوسٹ ماسٹر تعینات نہیں کیا گیا۔ حالانکہ علاقہ مذکور میں ۹۹ فی صدی مسلمان آبادی ہے۔ اور تقریباً سب کی سب فوجی پنشنروں اور ذی عزت اشخاص پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ڈاکخانہ سے پنشن یافتہ لوگ ہمیشہ غیر مطمئن رہے۔ پنشنروں کو ناجائز تنگ کیا گیا۔ جس سے وہ ہمیشہ چیخ و پکار کرتے رہے۔ لیکن جس صورت میں تفتیشی عملہ بھی غیر مسلم ہو۔ تو ان بے چاروں کی چیخ و پکار نقار خانہ میں طوطی کی آواز نہ ہو۔ تو اور کیا ہو۔ کئی لوگوں نے غبن کے کیس اس لئے نہیں چلائے۔ کہ تحقیقات کنندہ اور ڈویژن کشمیر کا سارے کا سارا عملہ غیر مسلم ہے۔ وہ ضرور پردہ پوشی سے کام لے گا۔ اور ممکن ہے۔ ان غریبوں کے ساتھ ڈاکخانہ والوں کا آئندہ جو برتاؤ ہو۔ وہ تلخ سے تلخ تر ہو جائے۔ لیکن آئے دن کی سختیوں نے قفل خاموشی کو توڑ دیا ہے۔ ناجائز تشدد ناقابل برداشت ہے۔ نیز موجودہ فضا بھی کافی پلٹا کھا چکی ہے۔ لہذا پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل پنجاب لاہور سے مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کا زیادہ تعلق پولٹیکل معاملات کے ساتھ ہے کسی مسلمان کو بطور پوسٹ ماسٹر پلندری جلد تر لگایا جائے۔ تاکہ آئے دن کی شکایات رک جائیں۔ پلندری میں ۱۹۱۵ء تا ۱۹۳۳ء ۱۸ سال کی مثال ملحوظ خاطر فرماتے ہوئے آئندہ اتنے ہی سالوں کے لئے مسلمان پوسٹ ماسٹروں کا تقرر عمل میں لایا جائے تو یہ امر انصاف اور عدل کے عین مطابق ہوگا۔

(نامہ نگار از پونچھ)

نظارت دعوت و تبلیغ کا اعلان

سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیے

مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے لئے سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے۔ تمام جماعتیں اپنی سالانہ تبلیغی کارروائی کی رپورٹ ۱۵ اپریل تک بھیجکر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

امام الصلوٰۃ کے متعلق اعلان

یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ دیہات میں تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر انجمنوں میں بھی تعلیم و تربیت کرنے والے احباب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے نظارت ہذا کی تجویز ہے۔ کہ دیہاتی جماعتوں میں امام الصلوٰۃ ایسے دوست مقرر کئے جائیں۔ جو قادیان سے بھیجے جائیں۔ تاکہ وہ امام بھی ہوں۔ اور تعلیم و تربیت کا کام بھی سرانجام دیں۔ اور جماعتیں ان کے اخراجات بھی برداشت کر سکیں۔ پس جو جماعتیں ایسے آدمیوں کی خواہشمند ہوں۔ اور اخراجات بھی برداشت کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت ملازمت

دفتر امور عامہ میں ڈل پاس اور میٹرک پاس چند نوجوان ہیں۔ انکی ملازمت کے لئے کوشش کرنیکی ضرورت ہے۔ لہذا جو احباب سعی کر سکتے ہوں۔ مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ ان نوجوانوں کو بھجوایا جائے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

کتب سلسلہ کی قیمتوں میں رعایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلفائے کرام و علمائے سلسلہ کی مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمتوں میں ساڑھے بارہ فی صدی کمیشن ان دوستوں کو دی جائے گی جو بکڈپو قادیان سے براہ راست کتابیں منگوائیں گے۔ اور اس رعایت کی میعاد آخر ماہ اپریل تک ہے۔ امید ہے۔ کہ دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تشریف لانے والے دوستوں کے ذریعہ منگوائیں۔ تو انہیں محصول ڈاک بھی بچ جائے گا۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- کتاب البریہ عصہ/
- سرمہ چشم آریہ عہ/
- شحنہ حق ۸/
- آئینہ کمالات اسلام ے/
- آسمانی فیصلہ ۳/
- برکات الدعا ۳/
- حجۃ الاسلام ۲/
- سچائی کا اظہار ۱/
- شہادت القرآن ۱۰/
- نور الحق ہر دو حصہ ۴/
- انوار الاسلام ۴/
- منن الرحمان ۱۲/
- ضیاء الحق ۲/
- نور القرآن ہر دو حصہ ۱/
- انجام آتھم ۸/
- کشتی نوح ۶/
- ایک غلطی کا ازالہ ۸/
- اعجاز احمدی ۶/
- تحفہ قیصریہ ۸/
- سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۳/
- فریاد درد ۸/
- نجم الہدیٰ ۸/
- ضرورت الامام ۲/
- راز حقیقت ۲/
- ایام الصلح اردو عصہ/
- تحفہ گولڑویہ عہ/
- ستارہ قیصرہ ۱/
- تحفہ غزنویہ ۴/
- لجۃ النور ۶/
- اربعین کامل ۱۲/
- خطبہ الہامیہ عہ/
- دافع البلاء ۲/
- نزول المسیح ۱۲/
- تحفہ ندوہ ۸/
- ریویو مباحثہ بٹالوی
- رد چکڑالوی ۱۰/
- سناتن دھرم ۱/
- تذکرۃ الشہادتین ۱۲/
- لیکچر سیالکوٹ ۴/
- براہین احمدیہ حصہ پنجم عہ/
- چشمہ مسیحی ۳/
- تجلیات الٰہیہ ۱/
- قادیان کے آریہ اور ہم ۳/
- حقیقۃ الوحی صہ/
- چشمہ معرفت عہ/
- پرانی تحریریں ۳/
- در مکنون فارسی عہ/
- تقریر جلسہ دعا ۳/
- تقریریں ۴/
- در ثمین فارسی ۱۲/
- مجموعہ اشتہارات ۶ حصے ے/

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

- رد تناسخ ۳/
- ابطال الوہیت مسیح ۳/
- فصل الخطاب عہ/
- تصدیق براہین احمدیہ عہ/
- نور الدین عہ/

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

- منصب خلافت ۱/
- برکات خلافت ۴/
- انوار خلافت ۱۲/
- حق الیقین ۱۲/
- منہاج الطالبین ۱۰/
- لیکچر شملہ ۳/
- تقدیر الٰہی عہ/
- عرفان الٰہی ۱۰/
- ملائکۃ اللہ ۱۰/
- نجات ۱۲/
- تحفۃ الملوک ۲/
- حقیقۃ النبوۃ عہ/
- ترک موالات ۸/
- احمدیت حقیقی اسلام عہ/
- دعوۃ الامیر اردو عہ/
- " " فارسی عہ/
- ہستی باری تعالیٰ عہ/
- نماز انگریزی ۸/
- دنیا کا محسن ۴/
- حضرت مسیح موعود کے کارنامے ۶/
- تحفہ لارڈ ارون ۲/

تصانیف حضرت میرزا بشیر احمد صاحب

- سیرت خاتم النبیین حصہ اول عہ/
- " دوم عہ/
- سیرت المہدی عہ/
- ہمارا خدا عہ/

متفرق تصانیف

- فقہ احمدیہ ۸/
- اسلام اور قتل مرتد عہ/
- بہائی مذہب کی حقیقت ۱۰/
- تفہیمات ربانیہ عہ/
- ہماری نماز ۴/
- ہندو راج کے منصوبے حصہ اول ۶/
- ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم ۶/
- مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج ۵/
- مسئلہ کشمیر اور ہندو دھیا سبھائی ۶/

ملنے کا پتہ: مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رجسٹرڈ ہیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا ہیراین کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

ہیراین

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص معجز دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آکر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے:۔ **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی**

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

(ملکہ) نکل پلیٹڈ مشینوں کی بادشاہ صنعت کا بےنظیر نمونہ خوبصورتی و پائداری میں یکتا چھکی سے مزین۔ سوراخ چھلنی دو سو پچاس قیمت سات روپے آٹھ آنہ (۸/۷)

(شیر دل) کاریگری کا بہترین نمونہ بڑا سائز چکی ہینڈل ساکٹ پیتل کے بیرل و اندرونی پیچ آہنی نہایت مضبوط کثرت سے مال نکالنے والی رنگین قیمت معہ چھلنی پیتل سوراخ پانچ سو چھ روپے دس آنے قیمت معہ چھلنی آہنی سوراخ دو سو پچاس۔ پانچ روپے (صمہ) ہر مشین کے ہمراہ موٹی باریک دو چھلنی اور میدہ دھکیلنے کا کار آمد پرزہ روانہ کیا جاتا ہے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ منٹوں میں سیروں تازہ بتازہ سیویاں اور سویاں تیار کر کے تناول فرمایئے علاوہ ازیں آہنی رہٹ۔ آہنی خراس۔ بیلنہ جات۔ چاف کٹر۔ بادام روغن۔ قیمے اور چارہ کی مشینیں زراعتی آلات و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ۔ (پنجاب)

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ انڈین کٹ پیس پارچہ کی تجارت قلیل سرمایہ سے ہر جگہ چلنے والی ہے۔ بیوپاریوں کی سہولت کیلئے چھوٹی چھوٹی گانٹھیں تین سو دس اور یکصد روپیہ کی بھیجی جاتی ہیں۔ جن میں زنانہ مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ ہوتا ہے موسم بہار اور موسم گرما کا تازہ مال آگیا ہے۔ ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہئے۔ **امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱**

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند۔ ماہر مشہور آفاق استاد مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ الیف۔ ایس۔ ڈسی۔ ایس۔ سی۔ ٹی ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈسی۔ ایم۔ (پیرس) پرنسپل صاحب۔ انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف۔ صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق **مفت**

مینیجر انڈین کارسپونڈنس کالج۔ بٹالہ (پنجاب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء

ہومیوپیتھک علاج کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں حضور فرماتے ہیں:۔ "اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوتی ہے۔ کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اسی قسم کی بیماری رفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔" یہی ہومیوپیتھک کا لب لباب ہے۔ الحمدللہ۔ کہ حضور کے خدام میں سے ایک ہومیوپیتھی کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو چاہئے۔ کہ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔ لکل داء دواء الا الموت۔ **ایم ایچ احمدی (ہومیوپیتھ) پیری اکبر پور۔ کانپور**

پائیوریا

یعنی دانتوں سے پیپ اور خون کا نکلنا قسم دلکش منجن کے چند روز کے استعمال سے بند ہو جاتا ہے۔ باقی دانتوں کی عام امراض میں بےحد فائدہ مند ثابت ہو چکا ہے۔ آزمائش شرط ہے قیمت ۵ تولہ فی شیشی دس آنے۔ **دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان**

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے ملنہ کے للعہ فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے للعہ کے ۱۵ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔ المشتہر

محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۷ مارچ میں جب فنانس بل پر بحث ہو رہی تھی۔ ایک ممبر نے تجویز پیش کی۔ کہ ایک ہزار سے ۱۵ سو سالانہ کی آمدنی پر ۲ پائی فی روپیہ اور ۲ ہزار سالانہ آمدنی کے لئے ۴ پائی انکم ٹیکس رہے۔ فنانس ممبر کی طرف سے اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن ووٹ لینے پر حکومت کو شکست ہوئی اور ۳۲ کے مقابلہ میں ۵۹ آراء کی کثرت سے تجویز منظور ہو گئی

کانگریس کی مجلس استقبالیہ خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے اور اس کے صدر اور سیکرٹری گرفتار ہو چکے ہیں۔ اب ۲۸ مارچ کو نئے صدر اور سکرٹری بھی کلکتہ میں گرفتار کر لئے گئے۔

نیز الہ آباد۔ کراچی۔ راجشاہی اور لاہور وغیرہ مقامات سے کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے لئے جانے والے ڈیلیگیٹوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

والئے افغانستان کے متعلق معاصر ایسٹرن ٹائمز کا نمائندہ ۲۸ مارچ کو پشاور سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ آپ مستقبل قریب میں ہندوستان تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہندوستان و برما کے بعض مقامات کی سیاحت فرمائینگے۔

پنجاب گورنمنٹ کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب کے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری ۱۹۳۲ء کی دفعات ۲ و ۳ و ۴ و ۵ کا ضلع انبالہ میں نفاذ کر دیا گیا ہے

ایوان والیان ریاست کے ارکان میں اختلاف رونما ہو جانے کی خبر ۲۷ مارچ کو دہلی سے آئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بڑی بڑی ریاستوں کے فرمانروا خیال کرتے ہیں کہ ایوان کے آئین میں انہیں اور چھوٹی ریاستوں کو رائے شماری کے معاملہ میں ایک ہی درجہ پر رکھا گیا ہے۔ چانسلر کے انتخاب کے لئے جو اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس میں بہت کم ارکان شامل ہوئے۔ اور کئی نواب اور راجگان عین اسی دن دہلی سے روانہ ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اختلافات علی حالہ قائم رہے۔ تو ایوان ریاست ہائے ہند کی نمائندگی کا دعویٰ نہیں کر سکیگا۔ اس اختلاف کی وجہ سے فیڈریشن کا مسئلہ خطرہ میں پڑ گیا ہے۔

نئی دہلی سے ۲۷ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند کے دفاتر ۱۲ اپریل کو دہلی میں بند ہو کر ۱۳ اپریل کو شملہ میں کھلیں گے۔

یو۔پی لیجسلیٹو کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فنانس ممبر نے بتایا۔ کہ سیکرٹریٹ کو الہ آباد سے لکھنؤ منتقل کر دینے کے مسئلہ پر حکومت غور کر رہی ہے۔ اس انتقال مکانی پر قریباً ۴ ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ لیکن ۱۵ - ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ بچت بھی ہوا کریگی۔

جینیوا سے ۲۷ مارچ کی خبر ہے کہ چونکہ جاپان نے قطعی طور پر لیگ آف نیشنز سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اس لئے لیگ کی طرف اسے نوٹس دیا جا رہا ہے کہ بحر الکاہل کے جزائر پر اسے جو قبضہ دیا گیا تھا۔ اس سے دست بردار ہو جائے۔ لیگ اپنے اس فیصلہ کو منوانا چاہتی ہے کہ منچوریا چین کی ملکیت ہے جس سے اگر جاپان نے انکار کیا۔ تو لیگ میں شامل تمام ممالک اس کے خلاف جنگ کریں گے۔

صوبہ سرحد کی کونسل میں ۲۷ مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ قانون امن عامہ کے نفاذ سے پیشتر ۴۴۴۳ اشخاص کو آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ حکومت ان کے نام اور ان کے متعلق زیادہ تفصیلات امن عامہ کے منافی سمجھتی ہے۔ ان کے لئے کوئی الاؤنس نہیں مقرر کیا گیا۔ کیونکہ آرڈیننس میں اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی۔

جینیوا میں جو تخفیف اسلحہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں ۲۴ مارچ کو ٹرکش ڈیلیگیٹ کمال حسن بے نے کہا۔ کہ ۱۹۲۳ء کے معاہدہ لوزان کی وہ دفعات جو درہ دانیال۔ باسفورس اور مارمورا میں سے تمام ممالک کے جہازوں کو آمد و رفت کا حق دیتی ہیں۔ اگر منسوخ کر دیا جائے۔ تو ٹرکی از خود ہی انہیں اس کی اجازت دیدیگی۔ روسی ڈیلیگیٹ نے بھی ٹرکی کے مطالبہ کی تائید کی۔ مگر فیصلہ سے قبل اجلاس ملتوی ہو گیا۔

فنانس بل کی تیسری خواندگی ۲۸ مارچ کو اسمبلی میں بلا مخالفت پاس ہو گئی۔

برلن سے ۲۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ نازیوں نے یہودیوں کے خلاف سخت منتقمانہ کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ یہودی فرموں کو حکماً دو ماہ کے لئے بند کر کے مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ملازموں کو دو دو ماہ کی پیشگی تنخواہیں ادا کر دیں۔

گاندھی جی کے فرزند مسٹر دیوداس گاندھی کلکتہ میں کانگریس میں شمولیت کے لئے جاتے ہوئے ۲۹ مارچ کو آسنول کے مقام پر گرفتار کر لئے گئے۔ اسی کوشش میں اس وقت تک سینکڑوں اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

نیویارک سے ۲۹ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پیرو (جنوبی امریکہ) میں ایک خوفناک حادثہ ہوا۔ ایک گاؤں یکایک زمین میں دھنس گیا۔ جس سے ایک ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے

برلن ۲۸ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ پرشیا کے گورنر نے ننگا رہنے اور ننگا رہنے کے خیالات کی اشاعت ممنوع قرار دیدی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ ننگا پھرنے سے عورتوں کا جذبہ شرم و حیا قتل ہو جاتا ہے اور مردوں میں ان کی عزت و احترام کا خیال باقی نہیں رہتا۔

ماسکو میں تین انگریزوں کی غبن کے الزام میں گرفتاری کے سلسلہ میں برٹش سفیر نے روس کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ لیکن وزیر موصوف نے کہا کہ ان کے خلاف جرم ثابت ہے۔ اس لئے مقدمہ واپس نہیں

مسلمان کلرکوں کی علیحدگی کے خلاف احتجاج

حکومت ہند توجہ کرے

پشاور۔ ۱۹ مارچ۔ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نے پانچ مسلمان کلرکوں کی برطرفی اور شیخ تاج محمد صاحب کنٹرولر محکمہ اکاؤنٹس کے معطل ہونے کے متعلق مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے

یہ انجمن اکاؤنٹس آفس کے پانچ مسلمان کلرکوں کی علیحدگی کے خلاف جنہیں ایک نام نہاد تحقیقات اور ہندوؤں کے معاندانہ پروپیگنڈہ کی بنا پر برطرف کیا گیا ہے۔ انتہائی رنج و افسوس کا اعلان کرتی ہے۔ ہندوؤں نے بعض ہونہار مسلمان ملازمین کو جائز ترقی سے محروم رکھنے کے لئے یہ چال اختیار کی ہے۔ لہذا یہ انجمن حکومت کو صداقتی برطانوی انصاف کا واسطہ دے کر اس بات پر مجبور کرتی ہے۔ کہ غریب مسلمانوں پر رحم کیا جائے۔ اور ہندوؤں کی سازش کو نیست و نابود کر کے مسلمانوں کا تشکر حاصل کرنے کے علاوہ صوبہ کی بےچینی کو دور کیا جائے۔

قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ گورنر صوبہ سرحد، ہوم ممبر، فنانس ممبر حکومت ہند، معتمد سرکاری حکام، ارکان کونسل اور جرائد کے نام ارسال کی جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی